سوال

(185)حدیث ''مرقاۃ،،کی توضیح

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محشی مشکوۃ نے ذیل کی حدیث ''مرقاۃ،، سے نقل کی ہے ''عن ابن عمر أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ،قال : إذا صلیت فی أہلک ، ثم أدرک فصلھا ، إلا الفجر والمغرب ، اخرجہ الدار قطنی ،، مگر یہ مرفوع حدیث مجھے دار قطنی میں نہیں ، ملی حالانکہ اس حدیث کو صاحب ''بذل المجھود،، اور محشی نسائی وترمذی وغیرہ سب ہی نقل کرتے ہیں ۔ آپ کی نظر سے یہ روایت دار قطنی وغیرہ میں گزری ہو تو مطلع کیجئے ۔ میرے نزدیک یہ حوالہ غلط معلوم ہوتا ہے ۔ (عبدالخالق جے پوری)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ مرفوع حدیث مجھے بھی ''سنن دار قطنی،، میں نہیں ملی اور نہ ہی کسی دوسری کتا بیں میری نظر سے گزری ہے ۔ نہ معلوم ملا علی قاری نے یہ حدیث دار قطنی کی کس کتاب سے لی ہے ؟ ۔

ظاہر یہ ہے کہ ان سے تسامح ہوگیا ہے ۔ صحیح یہ ہے کہ یہ عبداللہ ابن عمر کا فتویٰ اوراثر ہے جس کو عبدالرزاق نے ''مصنف (مصنف عبدالرزاق (3939) 2 422 بلفظ : إن کنت قد صلیت فی أہلک ، ثم أدرکت الصلاۃ فی المسجد مع الإمام ، فصل معہ ، غیر صلاۃ الصبح وصلاۃ المغرب ، التی یقال لہا صلاۃ العشاء فإنہا لا تصلیان مرتین) میں بالفاظ ذیل روایت کیا ہے : ''قال ابن عمر : إن کنت قد صلیت فی أہلک ، ثم أدرکت الصلاۃ فی المسجد مع الإمام ، فصل معہ ، غیر صلاۃ الصبح وصلاۃ المغرب ، التی یقال لہا صلاۃ العشاء فإنہا لا تصلیان مرتین ،، (التعلیق المجد ص : 105 کنز العمال : 4/466) اور امام مالک نے اس کو مختصراً بایں الفاظ روایت کیا ہے : ''عن نافع أن عبداللہ بن عمر کان یقول : من صلی المغرب أو الصبح ثم أدرکہما مع الإمام فلا یعد لہما ،، (موطا امام مالک (297) ص : 96).

ملا علی قاری نے دار قطنی کے حوالہ سے مرفوع حدیث نقل کرنے کے بعد یہ لکھا ہے : ''قال عبد الحق : تفرد برفعہ سہل بن صالح الأنطاکی ، وکان ثقة ، وإذا کان کذلک فلا یضر وقف من وقفہ ، لأن زیادۃ الثقة مقبولة ،، (مرقاۃ 2/109).

قلت : الحکم بقبول زیادۃ الثقة مطلقا ، غلط جدا ، فإن الصحیح فیہا التفصیل ، وہو أنہا تقبل فی موضع دون موضع ، فتقبل إذا کان الراوی الذی رواہا ثقة حافظا ثبتا ، والذی لم یذکرہا مثلہ أو دونہ فی الثقة ، بشرط أن لا یکون حکم بکونہا وہما ، الأئمة الماہرون ، بفن علل الحدیث . وتقبل فی موضع آخر لقرائن تخصصہا ، قال الزیلعی : ''ومن حکم فی ذلک حکما عاما فقد غلط ، بل کل زیادۃ لہا حکم یخصصہا ، ففی موضع یجزم بصحتہا ، وفی موضع یغلب علی الظن صحتہا ، وفی موضع یجزم بخطأ الزیادۃ ، فإن الثقة قد یغلط ، وفی موضع یغلب علی الظن خطأہا ، وفی موضع یتوقف فی الزیادۃ ، انتہی

مختصرا (نصب الراية، 237-236/1).

والظاہر اَن زیادۃ الرفع ہہنا من خطأ سہل بن صالح ، فإنہ وإن کان صدوقا، کما قال الحافظ فی التقریب ص : 139 لکنہ دون من وقفہ فی الثقۃ بمراتب ، ومع ذلک ربما اخطأ ، کما نص علیہ ابن حبان فی کتاب الثقات (تہذیب التہذیب 4/353) فالغالب علی الظن بل المجزوم ، وہوکون زیادۃ الرفع ہہنا غلطاء، أخطأ سہل فی رفعہ ، ولذلک لم یذکر النیموی ہذہ الروایۃ المرفوعۃ فی آثار السنن ، بل اکتفی بذکر أثر ابن عمر الموقوف عن موطأ الإمام مالک . (مصباح بستی شوال وذی القعدہ 1371ھ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 299

محدث فتویٰ